Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۸ رمضان ۱۳۹۹ھ ۲۲ ظہور ۱۳۵۸ہش ۲۲ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹۱

اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف رکھو اور ہر وقت موت کے لئے تیار رہو

اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ارشادِ باری تعالیٰ

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ (البقرہ: ۱۳۳)

ترجمہ:- اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور اسی طرح یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو اس بات کی تاکید کی اور کہا کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيْمَنِ انْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(مسند احمد بن حنبل مناقب صحابہ)

ترجمہ:- عبداللہ بن سلامؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ کے پاس آئے۔ میں بھی آنے والوں میں شامل تھا۔ جونہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ میں نے دیکھا پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے انسان کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلی بات جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی (وہ یہ تھی) سلام کو رواج دو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور ایسے وقت میں نماز ادا کرو جب لوگ (آرام کی نیند) سو رہے ہوں (اس کے بدلہ میں) تم سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں مُنہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اُٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔ اس لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ..... اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اُس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اُس کی عبادت کی جاوے اور اُس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے۔ اِس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پُورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵-۹۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۲۲ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

نمازِ عید الفطر کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عید الفطر کی نماز کا وقت ربوہ میں ٹھیک ۸-۳۰ صبح ہوگا۔

تمام دوست وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نمازِ عید کے لئے معیّن وقت سے چند منٹ پہلے ہی مسجد میں پہنچ جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پیارے بچّوں کو، عید کا تحفہ!

پیارے بچّو! شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے عید کے مبارک موقعہ پر دو نہایت خوبصورت اور دلچسپ کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ کتابیں اتنی دیدہ زیب اور پیاری ہیں کہ بے اختیار انہیں خریدنے کو جی چاہتا ہے۔

اوّل - احمدی بچّوں کے لئے پیارے اسلام کی پیاری باتیں۔ قیمت ۲ روپے

دوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں۔ ۲/۵۰ روپے

والدین کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے بچّوں کو یہ خوبصورت کتب تحفہ میں دیں۔

آج ہی منگوا لیجیے

مہتمم اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ رمضان ۱۳۹۹ھ

۲۲ ظہور ۱۳۵۸ ہش

۲۲ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی ایک عظیم الشان برکت اور ہمارا فرض

رمضان کا مبارک مہینہ اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اِس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکتوں میں سے ایک عظیم برکت یہ ہے کہ اِس میں مومنوں کو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اُس کے حضور دعائیں کرنے کی غیر معمولی توفیق میسر آتی ہے اور پھر اِس میں کی جانے والی دعائیں جنابِ الٰہی میں بدرجۂ اولیٰ قبول بھی ہوتی ہیں۔ دعاؤں کی اس غیر معمولی قبولیت کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرنے کے معاً بعد ان کی ایک عظیم الشان برکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزید فرمایا ہے:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○ (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) مَیں (ان کے) قریب ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

خاص رمضان سے متعلق احکام کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ اپنے اُن بندوں کی جو اُسے پکارتے ہیں دعائیں قبول کرتا ہے ظاہر کرتا ہے کہ رمضان کے مہینے کا دعاؤں کی قبولیت سے خاص تعلق ہے۔ اور اُس تعلق کی وجہ بھی ظاہر و باہر ہے کیونکہ اس وجہ کا اللہ تعالیٰ نے خود اِس آیت میں ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی دعائیں بدرجۂ اولیٰ قبول فرماتا ہے جو اُس کے احکام بجا لا کر اُس کا قُرب حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ سو چونکہ رمضان کے مہینے میں اُس کے مومن بندے روزے رکھ کر اور دن اور رات اُس کے ذکر میں مشغول رہ کر اور اس ماہِ مبارک کی دیگر مخصوص عبادات بجا لا کر خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کی غرض سے حسبِ استعداد ایک خاص مجاہدہ کر رہے ہوتے ہیں اِسی لئے اُس نے اِن مجاہدہ کرنے والوں کو اِنِّی قَرِیْبٌ کی عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب خدا تعالیٰ خود اپنے بندوں کے قریب آ جائے تو پھر وہ ان کی پکار کو بدرجۂ اولیٰ سُنتا اور ان کی دعاؤں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ اُس کا قریب آنا ہی قبولیتِ دعا پر دال ہوتا ہے۔ رمضان میں خصوصیّت سے دعائیں قبول ہونے کا راز ہی یہ ہے کہ اِس ماہِ مبارک میں اُس کے حقیقی بندے ایک مجاہدہ میں سے گزر کر اُس کے قریب ہونے کی سعی کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی اِس سعی اور کوشش سے خوش ہو کر خود ان کے قریب آ جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے خود قریب آ جائے تو پھر دعاؤں کی قبولیت میں دیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُس کا قریب آنا ہی دعاؤں کی قبولیت کا ضامن ہوتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ قریب آتا ہی اِس لئے ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرے۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں رمضان میں اُس کا قُرب حاصل کرنے کی غرض سے مجاہدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور عظیم الشان احسان کے طور پر اِنِّی قَرِیْبٌ کی رُو سے اُس نے ہمیں (ہم میں سے ہر ایک کی استعداد اور کوشش کے مطابق) اپنے قُرب کی نعمت سے نوازا ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اِس امر کی حتی المقدور کوشش کریں اور اپنی اِس کوشش کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں اُس کا جو قُرب ہمیں رمضان کے مبارک مہینے میں حاصل ہوا ہے وہ دائمی طور پر ہمیں حاصل رہے اور قبولیتِ دعا کا شرف اُس کی جناب سے ہمیں ہمیشہ ہی ملتا رہے۔ وہ خود ہی ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر خود ہی انہیں قبول فرما کر قبولیتِ دعا کے حظ سے ہمیں بہرہ ور فرماتا رہے۔

خدا تعالیٰ کے اِس قُرب کا دائمی طور پر ہمیں حاصل رہنا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قبولیتِ دعا پر زندہ یقین اور زندہ ایمان از سرِ نو عطا کر کے ہمیں نہ صرف اپنے واسطے بلکہ تمام بنی نوع انسان کی دینی و دنیوی فلاح کے واسطے دعائیں کرنے کے لئے خاص طور پر منتخب فرمایا ہے اور ہمارا فرض قرار دیا ہے کہ ہم نہ صرف یہ کہ دعائیں کریں بلکہ اپنی دعاؤں کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں حتیٰ کہ بنی نوع انسان کا کوئی طبقہ بھی اِس دائرہ سے باہر نہ رہے۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اِن ایّام میں بلکہ آنے والے ایّام میں بھی اپنی ذاتی حاجات کے لئے ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر میں اسلام کی ترقی اور اُس کے غلبہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے چلے جائیں۔ پھر اِس کے بعد ہمارے وطن اور اہلِ وطن یعنی پاکستان اور اہلِ پاکستان کا ہم پر سب سے زیادہ حق ہے کہ ہم اپنے وطن کی سلامتی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ خود وطنِ عزیز کے اندرونی حالات، وطنِ عزیز کے پڑوسی ملکوں میں رُونما ہونیوالے واقعات اور بعض بڑی طاقتوں کی وطنِ عزیز کے بارہ میں روش سے متعلق جو اطلاعات آئے دن اخبارات میں چھپ رہی ہیں وہ اِس امر کی متقاضی ہیں کہ ہم درد و الحاح سے

(باقی صٓ پر)

مِرا رسُولؐ

حُسنِ تمام، دانشِ یکتا، مِرا رسولؐ
نُورِ سوادِ دیدۂ بینا مِرا رسولؐ

ہر راہِ زندگی میں بڑے پیچ و خم سہی
ہر راہِ زندگی سے شناسا مِرا رسولؐ

آئے تھے اِس جہاں میں پیمبر تو صد ہزار
گر وہ تھے قطرہ قطرہ تو دریا مِرا رسولؐ

عالی مقام "ختمِ نبوّت" کہیں جسے
پہنچا ہے اُس مقام پہ تنہا مِرا رسولؐ

پہچانتا نہ اپنے خُدا کو کوئی بشر
شانِ اُلوہیت کا تقاضا مِرا رسولؐ

پابندئ حدودِ زمان و مکاں سے دُور
پہنچا کہاں کہاں شبِ اسریٰ مِرا رسولؐ

آئے تھے جس کے ساتھ بہاروں کے قافلے
ہاں ہے وہی پیمبرِ صحرا مِرا رسولؐ

کیسے اُسے کسی کے کہے پر مَیں چھوڑ دوں
ناہیدؔ میری جان تمنّا مِرا رسولؐ

عبد المنان ناہیدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کے چند اوقات

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ گھانا مغربی افریقہ

(۲)

سجدہ کی حالت

جو شخص زیادہ قریب ہوگا وہ دوسرے کی نسبت جو دُور ہے زیادہ سنے گا۔ یہ ایک عام اصول ہے کہ قریبی انسان دُور والے انسان کی نسبت زیادہ آسانی سے سنتا ہے اسی اصول کے پیشِ نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اقربُ ما یکون العبدُ من ربّہ فھو ساجدٌ فاکثروا الدعاء

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

یعنی انسان اپنے ربّ کے نزدیک بلکہ سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پس اس وقت جب تم سجدہ میں ہو تو اپنے رب کے حضور بہت ہی دُعا کیا کرو۔

گویا سجدہ کی حالت انسان کی عاجزی و انکساری کو ظاہر کرتی ہے۔ اور جب انسان کلی طور پر خدا تعالےٰ کے حضور پیشانی کے بل گر کر حقیقت میں اپنے عجز و انکسار کا اظہار کر رہا ہے تو خدا تعالےٰ بھی اس پر رحمت کی نظر فرماتا ہے۔ اور جو دعا وہ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ سے بڑھ کر اور کون سُن سکتا ہے۔ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پس اس کا انتہائی نزدیک ہونا اس کے دعا سننے پر شاہد ہے۔

رمضان المبارک میں لیلۃ القدر اور قبولیتِ دُعا

رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں اللہ تعالےٰ انسان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

انسان محض خدا تعالےٰ کی خاطر بھوک پیاس گرمی کی شدت کو برداشت کرتا ہے۔ گرمی کا موسم ہو شدت کی پیاس ہو سب کچھ اس کے سامنے ہے۔ مگر انسان نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے کیونکہ اس کے مولا کا یہی حکم ہے۔ گیارہ مہینے حلال چیزیں انسان کھاتا ہے اور ایک مہینہ اس کی خاطر یہ بھی چھوڑنی پڑتی ہیں۔ جب انسان محض خدا کی خاطر یہ سب کچھ کرتا ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ اس کی نہ سنے گا۔ یقیناً یقیناً سنے گا۔ اور خدا تعالےٰ کی منشاء بھی یہی ہے۔ کہ انسان اس کی مانے پھر خدا تعالےٰ اس کی سنے گا تو رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آچکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں خدا نے دوبارہ یہ دن دکھائے ہیں اور وہ اس کی رضا کی خاطر اس بابرکت مہینہ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ تنویر قلب کا مہینہ، اس ماہ خدا تعالےٰ کثرت سے اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ میں تو رحمت الٰہی کے دروازے اور زیادہ کھل جاتے ہیں۔ ہر وقت آسمان سے منادی ہوتی ہے کہ میری رحمت کے حصول کی خواہش کرنے والو آجاؤ۔ میری رحمت تمہارے لئے جوش میں ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے نیک بندے پھر آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے ہیں۔

اعتکاف کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس خاص گھڑی کو حاصل کیا جائے۔ جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ وہ گھڑی بھی قبولیت دعا کی خاص گھڑی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کی گھڑی میسر آجائے تو کیا دعا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کرو۔

قال قولی اللّٰھم انک عفوٌ تحبّ العفو فاعف عنّی (ترمذی)

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرما دے۔

پس قبولیت دعا کا خاص تعلق ہے رمضان المبارک سے اور خاص طور پر لیلۃ القدر سے۔

رویتِ کعبہ کے وقت کی دُعا

خانہ کعبہ جو اللہ تعالےٰ کا مقدس گھر ہے جونہی انسان کی اس پر پہلی نظر پڑے۔ اس وقت بھی جو دُعا کی جائے وہ خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب حج پر تشریف لے گئے تو آپ نے اس موقعہ کا ذکر یوں فرمایا:۔

"جب انسان بیت اللہ کو دیکھتا ہے اور اس پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ تو اس کے دل پر ایک خاص اثر پڑتا ہے اور وہ قبولیتِ دعا کا عجیب وقت ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب مَیں نے حج کیا تو مَیں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی۔ کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو دعا کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے فرمانے لگے اس وقت میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہش ہوئی۔ لیکن میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر مَیں نے یہ دعائیں مانگیں اور قبول ہو گئیں۔ اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہوگا۔ پھر تو نہ حج ہوگا اور نہ یہ خانہ کعبہ نظر آئے گا۔ کہنے لگے تب مَیں نے سوچ کر یہ نکالا کہ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کروں کہ یا اللہ مَیں جو دعا کیا کروں وہ قبول ہوا کرے تاکہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ مَیں نے حضرت خلیفہ اولؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب مَیں نے حج کیا تو مجھے وہ بات یاد آگئی۔ ہمارے نانا جان نے ہاتھ اٹھائے کہنے لگے دعا کرلو۔ وہ کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے۔ مگر مَیں نے تو یہی دعا کی کہ یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقعہ ملا ہے۔ پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا۔ وہ قبول ہوگی، میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔"

(سوانح فضلِ عمر مصنفہ مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۲۹۴)

ایک اور موقعہ پر حج بیت اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"مَیں نے دعائیں چند جگہوں کا خاص تجربہ کیا ہے۔ اوّل خانہ کعبہ کی رویت کے وقت کی دعا، اس وقت میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ آسمان سے نزولِ انوار ہو رہا ہے۔ یہ قلبی کیفیت نہ تھی۔ بلکہ واقعی ایک چیز تھی جو نظر آرہی تھی۔ دوسرے عرفات کا مقام۔ یہ تو حج کا مغز ہے۔ اس میں بھی نزولِ برکات کا ہوتا ہے۔ تیسری جگہ غارِ حرا تھی۔ اس میں دعا کرنے سے بھی قلب میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی تھی۔"

(سوانح فضل عمر مصنفہ مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۲۹۵)

جنگل میں — اور پھر بارش کے وقت کی دُعا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ کی طرح ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو کبھی کسی مصیبت کا سامنا ہے تو کبھی کسی ابتلاء سے گزر رہا ہے۔ کبھی کوئی پریشانی تنگ کر رہی ہے تو کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔ جب تک انسان دنیا میں ہے۔ وہ کئی قسم کی حاجات کا شکار رہتا ہے۔ چنانچہ ان سب امور میں کامیابی کی کنجی صرف اور صرف دعا ہی ہے۔ انسان اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ اس سے مشکل کشائی چاہے۔ اور حقیقت میں وہی مشکل کشا ہے۔ اس کے سامنے مشکلات کچھ حقیقت بھی نہیں رکھتیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

اور اس طرح آپ نے فرمایا ہے ؎

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

تو حقیقت یہی ہے کہ انسان ایسا وقت دعا کے لئے تلاش کرے جو قبولیت کا وقت ہو ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی دیکھنے والا نہ ہو اس کی عبادت اور دعا میں کوئی حائل ہونے والا نہ ہو۔ تو انسان کو اگر کبھی اس قسم کی حاجات کا اور مشکلات کا سامنا ہو تو وہ جنگل میں جا کر بھی دعا کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں

"میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ آپ جنگل میں تنہا چلے جایا کرتے تھے۔ اس بات کا علم اکثر لوگوں کو نہیں ہے۔ مگر آپ اس راستہ سے جو میاں بشیر احمد کے مکان کے پاس سے گزرتا ہے۔ دس بجے کے قریب سیر کو جانے کے علاوہ اکیلے بھی جایا کرتے تھے۔ ایک دن جو آپ جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ تھوڑی دور چلے پھر واپس لوٹ آئے۔ اور مسکرا کر فرمانے لگے۔ تم جانا چاہتے ہو تو پہلے ہو آؤ۔ میں بعد میں جاؤں گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اکیلے جانا چاہتے ہیں۔ میں واپس آ گیا۔"

سیرت المہدی حصہ اول میں حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ کی روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ

"پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت صاحب ہم سے کبھی کبھی کہا کرتے تھے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم کو جلد وہ موعود لڑکا عطا کرے ..... ایک دن بارش ہوئی تو میں نے مسجد مبارک کے اوپر صحن میں جا کر بڑی دعا کی۔ کیونکہ میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ اگر بارش میں دعا کی جائے۔ تو زیادہ قبول ہوتی ہے۔ پھر مجھے دعا کرتے کرتے خیال آیا کہ باہر جنگل میں جا کر دعا کروں۔ کیونکہ میں نے حضرت صاحب سے یہ بھی سنا ہوا تھا۔ کہ باہر جنگل کی دعا بھی زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ اور میں نے غنیمت سمجھا کہ یہ دو قبولیت کے موقعے میرے لئے میسر ہیں۔ چنانچہ میں قادیان سے مشرق کی طرف چلا گیا۔ اور باہر جنگل میں بارش کے اندر بڑی دیر تک سجدہ کرتا رہا۔ گویا وہ قریباً سارا دن میرا بارش میں ہی کٹا۔ اسی دن شام یا دوسرے دن صبح کو حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ان کو کہہ دو انہوں نے رنج بہت اٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا۔"

میں نے عرض کی حضور یہ الہام تو میرے متعلق معلوم ہوتا ہے حضور نے فرمایا کس طرح؟ میں نے اپنی دعا کا سارا قصہ سنایا حضور خوش ہوئے اور فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۸۲)

چنانچہ اگر انسان جنگل میں یعنی علیحدگی میں جا کر خدا کے حضور گریہ و زاری کرے تو مقبول ہوتی ہے۔ اور انسان کو دعا کرنے کا مزہ بھی آتا ہے۔ کوئی اسے تنگ کرنے والا حائل ہونے والا نہیں ہوتا۔ پھر بارش کے وقت بھی خدا تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے۔ کیونکہ بارش بھی خدا تعالیٰ کی رحمت ہی ہے۔ جب اس کی رحمت کا نزول ہو رہا ہو تو یقیناً وہ دعا بھی سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں ہم سب کو اپنی طرف متوجہ ہونے اور دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اپنا حقیقی عبد بنائے۔ اور ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ اور حاجات اور مشکلات دور فرماتے ہوئے ہم سب کو اپنی خاص نعماء اور فضلوں سے نوازے آمین

حقیقی خوشی اور سکونِ قلب تعلق باللہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

مکرم مرزا محمد طفیل صاحب ایم۔اے لاہور

ہم اپنی ضرورتوں کے سلسلہ میں اندھے ہو کر اس حقیقی مقصد سے دور چلے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے انسان کو زمین پر تخلیق کیا گیا۔ اور اسے اشرف المخلوقات کا مقام حاصل ہوا۔ ہم اپنی زندگی پر غور کریں تو عیاں ہوگا کہ اس کی بقا صرف مادی ضرورتوں سے ہی ممکن نہیں بلکہ اس کے لئے روحانی غذا کی بھی اشد ضرورت ہے۔ جس طرح روح کے بغیر انسانی جسم مردہ ہے اسی طرح روحانی تعلیم کے بغیر انسان ایک جانور سے بھی کمتر ہو جاتا ہے اس نکتے کی وضاحت کے لئے اپنی کہانی لکھ رہا ہوں تاکہ دوستوں کو عبرت بھی حاصل ہو اور موضوع بھی دلچسپ رہے۔

میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوا جس میں مادی اور روحانی دونوں قسم کی تعلیم کا فقدان تھا۔ خاندان کے افراد اسلام کی حقیقی روح سے بے خبر تھے۔ جن کے ہاں دولت کا حصول ہی زندگی کا معراج سمجھا تھا۔ اسی طرح میں بھی اس خاندان کا ایک فرد اور مادہ پرست انسان تھا حصول تعلیم کے دوران ایک ہی مقصد سامنے رہا کہ اعلیٰ ملازمت حاصل کر کے دنیا میں ایک ایسا مقام حاصل کروں کہ لوگ مجھے بڑا آدمی اور دولت مند انسان سمجھ کر عزت کریں۔ نماز روزے سے دور ایک مادہ پرست نوجوان کی حیثیت سے بڑھتا چلا گیا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھا۔ ملازمت کے دوران روپے پیسے کا لالچ ہی مطمح نظر رہا۔ اتفاق سے ایک احمدی دوست ملے انہوں نے احمدیت سے روشناس کرانے کی کوشش کی۔ لیکن کم ترین دنیا کا کیڑا تھا۔ دنیا کے لالچ چھوڑ نماز روزے کی بات کب گوارا تھی۔ بہرکیف وہ دوست چند ماہ کی رفاقت کے بعد تبدیل ہو گئے اور اپنے روز و شب وہی مادہ پرستی میں گزرنے لگے۔ ان دنوں چین تھا نہ اطمینان۔ زندگی کی کوئی منزل تھی نہ مقصد اسے میری خوش نصیبی سمجھئے کہ اچانک محترم راجہ غالب احمد صاحب کی عظیم شخصیت نظروں کے سامنے آئی۔ آپ کے کردار نے ذہن پر وہ نقوش ثبت کئے کہ پوری شخصیت بدل گئی۔ آپ نے روحانی قدروں سے روشناس کرایا۔ حضور خلیفۃ المسیح الثالث کی زیارت جناب راجہ غالب احمد صاحب کی وساطت سے ممکن ہوئی حضور کی ایک ہی نظر سے میرا پورا جسم کانپ اٹھا۔ پوری شخصیت بدل گئی۔ اس کے بعد عزیزوں، رشتہ داروں، دفتر والوں نے ان گنت دکھ دیئے۔ ناگہانی مصائب کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ عزت پر حملے ہوئے۔ قید کاٹنا پڑی اور بالآخر آج کل ملازمت بھی چھین چکی ہے لیکن نہیں چھنا تو سکون قلب اطمینان اور خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان۔ ان روحانی نعمتوں کا اب اندازہ ہوتا ہے جب دنیا تقریباً مکمل طور پر ہاتھ سے چلی گئی۔ وہ انسان جو معمولی کھٹکے پر چونک اٹھتا تھا۔ جو معمولی نقصان پر چیخ اٹھتا۔ آج پوری دنیا لٹا کر بھی اس طرح مطمئن ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

اب احساس ہوتا ہے کہ زندگی کی حقیقی خوشی کا تعلق مادی ضرورتوں سے نہیں بلکہ تعلق باللہ سے ہے۔ آج احساس ہوتا ہے کہ دنیا کی پریشانیوں کی حقیقی ذمہ دار مادہ پرستی ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انسان کو امکانی کوششوں سے منع نہیں فرماتے۔ لیکن دنیا کے لالچ میں دین کو بھلا دینے سے منع فرماتے ہیں

ذرا غور فرمائیں دنیا کی نعمتوں کی بھی کوئی انتہا ہے۔ انسان بھوکا ہوتا ہے تو روٹی مانگتا ہے۔ بھوک کے بعد لباس اور رہائش کی تمنا کرتا ہے۔ یہ چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں تو اس کی حرص بڑھتی جاتی ہے۔ سامان تعیش کی بھی کوئی حد ہے۔ ان کے پیچھے بھاگتے بھاگتے عمر کھو بیٹھتا ہے لیکن سب کچھ حاصل کرنے کے باوجود نہیں حاصل کر پاتا تو سکون قلب۔ اور یہ اس وقت تک حاصل ہو بھی نہیں سکتا جب تک انسان نہ سمجھ لے کہ اس کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟ صرف کھانا پینا۔ عیش و عشرت کرنا اور مر جانا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر یہی مقصد ہوتا تو آج پوری دنیا مشکلات، بے چینی۔ بے اطمینانی کا رونا کیوں رو رہی ہوتی؟

ہمیں حقیقی خوشی کی تعلیم ہم احمدیت سے سیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حقیقی خوشی صرف اللہ تعالیٰ سے حقیقی

(باقی دیکھیں کالم ۲ کے نیچے)

(بقیہ کالم ۲)

تعلق پیدا کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

محترم راجہ غالب احمد صاحب کی تحریک پر آج کل رسالہ "الوصیۃ" زیر مطالعہ ہے۔ خدا کی قسم اس رسالے کے مطالعہ نے مجھے ایک نئی خوشی بخشی ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا کی ہر نعمت بظاہر ساتھ چھوڑتی نظر آتی ہے۔ اس رسالے کی بدولت وہ سکونِ قلب اور ایمان کی قوت حاصل ہوئی ہے، جو عام حالات میں شاید نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ "الوصیۃ" میں فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی ہے تو سب کچھ باقی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۲ سال پہلے : ۲۲ راگست ۱۹۲۷ء

پیشوایان مذاہب کی عزت کے تحفظ کے قانون کی منظوری اور جماعت احمدیہ کی کامیابی

جماعت احمدیہ کی روشن تاریخ جا بجا ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر کسی گندہ دہن نے کوئی حملہ کیا جماعت احمدیہ کے اکابر تڑپ اٹھے اور اس کے انسداد کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ چنانچہ اس ضمن میں پہلا واقعہ ۱۸۹۸ء میں اس وقت پیش آیا جب کہ ایک بدزبان کشمیری مرتد احمد شاہ شائق عیسائی نے اوائل سال میں امہات المومنین کے نام سے ایک دل آزار اور گندی کتاب لکھی۔ اس کتاب کی اشاعت پر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے شدید احتجاج کیا اور اکتوبر ۱۸۹۸ء میں والسرائے ہند وکٹر الیگزینڈر بروس ایلجن (۱۸۴۹-۱۹۱۷) کو ایک یادداشت بھیجی جس میں آپؑ نے فرمایا:۔

"گورنمنٹ عالیہ دس برس تک جس حد تک مناسب سمجھے اس طریق بحث کو قطعاً مسدود فرمادے کہ کوئی فریق دوسرے کے عقیدہ اور مذہب پر حملہ کرے یا کسی قسم کی نکتہ چینی سے فریق مخالف کو ایذا پہنچاوے بلکہ ہر ایک فریق اپنی کل تحریروں اور تقریروں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک محدود رکھے اور دوسرے فرقوں کے عقائد اور ان کے حسن و قبح کا ذکر نہ کرے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۷)

لیکن افسوس کہ انگریز حکومت نے اس بروقت تجویز کی کوئی پرواہ نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد ایک بدباطن ہندو راجپال نے رنگیلا رسول کے نام سے ایک اور ایسی کتاب شائع کی جس سے مسلمانان ہند کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات کی آگ بھڑکنے لگی۔ رنگیلا رسول کے مصنف کو گرفتار کر کے حکومت نے مقدمہ چلایا۔ ماتحت عدالت نے اس کو چھ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

قانون ناقص ٹھہرا

جب ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کی تو جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے ملزم کو رہا کر دیا اور جس قانون کے تحت راجپال کو سزا دی گئی تھی اس کے بارے میں اپنے فیصلہ میں لکھا کہ:۔

"میری رائے میں دفعہ ۱۵۳-الف اس قدر وسیع معانی کے لئے نہیں بنائی گئی تھی۔ میرے خیال میں اس دفعہ کے وضع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو کسی ایسی قوم پر حملہ کرنے سے روکا جائے جو موجود ہو، نہ کہ اس سے گزشتہ مذہبی رہنماؤں کے خلاف اعتراضات اور حملوں کو روکنا مقصود تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۸۱)

گویا انگریزی عدالت نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مسلمانوں کے آقا و مولا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے برطانیہ کی حکومت نے کوئی قانون وضع نہیں کیا۔ ابھی یہ مقدمہ چل ہی رہا تھا کہ ایک اور ہندو رسالے "ورتمان" نے بدباطنی کا مظاہرہ کیا اور مئی ۱۹۲۷ء میں ایک اور گندہ مضمون چھاپ دیا جس میں مصنف نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر کیچڑ اچھالا تھا۔ ورتمان کے ایڈیٹر کو حکومت نے پکڑا تو اس کے خلاف مقدمہ چلانے والی عدالت نے جو کہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ پر مشتمل تھی جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلے کے خلاف فیصلہ دیا۔ اور ورتمان کے ایڈیٹر کو سزا سنا دی۔ اس صورت حال میں یہ ضروری ہو گیا کہ بزرگان مذاہب کی توہین کے انسداد کے لئے ایک جامع و مانع قانون نافذ کیا جائے جس میں کسی عدالت کو کوئی اشتباہ نہ رہے۔

حضرت مصلح موعود کی کوششیں

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۰ راگست ۱۹۲۷ء کو "ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں ایسے قانون کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرمایا:۔

"۱۸۹۸ء میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مذہبی فتن کو دور کرنے کے لئے اسے ایک زیادہ مکمل قانون بنانا چاہیئے ... اس کے بعد سب سے اوّل ۱۹۱۴ء میں مَیں نے سر اڈوائر کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ... اس کے بعد ۱۹۲۳ء میں مَیں نے میکلیگن سابق گورنر پنجاب سے ملا اور انہیں اس قانون کے نقصوں کی طرف توجہ دلائی ... اس کے بعد مَیں نے پچھلے سال ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل کو ایک طویل خط میں ہندوستان میں قیام امن کے متعلق تجاویز بتاتے ہوئے اس قانون کی طرف بھی توجہ دلائی ... لیکن افسوس کہ ان حکام نے جن کے ساتھ ان تجاویز کا تعلق تھا ان تجاویز کی طرف پوری توجہ نہ کی جس کا نتیجہ وہ ہوا جو نظر آ رہا ہے۔ ملک کا امن برباد ہو گیا اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھی۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۹۹)

اس کے بعد حضور نے رائج الوقت قانون کی خامیاں بتاتے ہوئے ایک نیا قانون بنائے جانے کا مطالبہ کیا ہندوستان سے یہ آواز بلند کرنے کے بعد حضور نے لندن کے مبلغ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے کے ذریعہ انگلستان میں بھی کوشش کر کے وہاں کے پریس میں یہ سوال اٹھا دیا اور پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کے سامنے بھی یہ معاملہ رکھا۔ تحفظ ناموس رسالت اور مسلمانوں کے ملکی و قومی حقوق کی نگہداشت کے لئے حضور نے صرف اسی پر بس نہ کیا بلکہ بنفس نفیس اس مقصد کی تکمیل کے لئے شملہ تشریف لے گئے جو کہ حکومت ہند کا سرمائی دارالحکومت تھا۔ حضور نے شملہ تشریف لے جا کر نہ صرف حکومت ملکی کو جدید قانون کی ضرورت کے بارہ میں قائل کرنے کی کوشش کی بلکہ اسمبلی کے مسلمان ممبروں سے بھی تبادلہ خیالات کیا اور ہندو لیڈروں سے بھی گفتگو فرمائی اور اپنے مجوزہ مسودہ قانون پر بھی بات چیت کی۔ حضور نے اپنے قیام کے دوران جن لیڈروں سے ملاقات کی ان میں مسلمانوں کے مشہور لیڈر جناب محمد علی جناح جو کہ بعد ازاں قائد اعظم کہلائے، مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی، سر عبدالقیوم صاحب، خان محمد نواز خان، مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی اور مولوی محمد عرفان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غیر مسلم لیڈروں میں سے پنڈت مدن موہن مالویہ، مہاراشٹر پارٹی کے لیڈر مسٹر کیلکر اور مسٹر پہلوی نے بھی حضور سے گفتگو کے دوران حضور کی تجاویز کو سراہا۔ یہ مجوزہ مسودہ قانون ہندوستان ٹائمز میں بھی شائع ہوا اور اخبار مذکور نے اسے نہایت اہم اور ضروری قرار دیا۔ چنانچہ حضور کی اس شبانہ روز جدوجہد کا اثر یہ ہوا کہ قیام شملہ کے دوران ہی آج سے ٹھیک ۵۲ سال قبل یعنی ۲۲ راگست ۱۹۲۷ء کو شملہ سے ایک سرکاری اعلان جاری ہوا کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں فوراً ایک مسودہ قانون پیش کر دیا جائے تاکہ تعزیرات ہند کے باب پانزدہم میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ ہو جائے جس کی رو سے کسی مذہب کی عمداً توہین یا توہین کی کوشش یا ملک معظم کی رعایا کی کسی جماعت کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے یا مجروح کرنے کی کوشش کو بذات خود ایک جرم قرار دیا جائے۔"

اور یوں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے بانیٔ اسلام نبیٔ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر کیچڑ

(باقی صفحہ پر)

"میں جماعت کو بدقسمت سمجھوں گا اگر وہ اپنی تاریخ سے ناواقف ہو جائے۔"
(حضرت المصلح الموعودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۸ اگست کو ہوگا

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ ظہور ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء بروز منگل ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے سترہ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی داخلہ کے لئے انٹرویو ہوگا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں اور خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرکے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ انٹرویو سے پہلے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں اور خود مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لے کر ۲۸ اگست کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔ اگر ہو سکے تو انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹوسٹیٹ کاپی ساتھ لے کر آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست تحریک جدید

مجاہدین تحریک جدید سال رواں کا سو فی صد چندہ ادا کرنے والوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ احباب اپنے وعدے ادا کر کے مقامی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کو دعائیہ فہرست میں شمولیت کے لئے اپنے نام درج کروائیں سیکرٹری صاحبان سے گزارش ہے کہ جملہ فہرست ۲۳ وفا سے پہلے دفتر وکیل المال اول میں بھجوا دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد المجید خان صاحب شیروانی شاہ جی آباد نزد ریلوے اسٹیشن پشاور شہر نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱ محلہ باب الابواب مؤرخہ ۳/۵۸-۸ کو ملک مظفر صاحب نے اپنی بھتیجی ممتاز بیگم صاحبہ بنت ملک ظفر الحق صاحب کے نام منتقل کروانے کے لئے دفتر کمیٹی آبادی میں درخواست دی تھی جس پر ضابطہ کی کارروائی ہو کر رقم کی وصولی کی رسید دفتر آبادی کے ریکارڈ میں موجود ہے لیکن تعمیر مکان کی شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے باقاعدہ انتقال نہیں ہو سکا۔ ملک محمد مظفر صاحب وفات پا چکے ہیں اور ان کی بھتیجی ممتاز بیگم صاحبہ (میری بیوی) بھی وفات پا چکی ہیں۔ خاکسار کی درخواست ہے کہ ممتاز بیگم صاحبہ کے درج ذیل بچوں کے نام یہ قطعہ منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ رشید خان صاحب طارق۔ (۲) شمس الہادی خان پسران مرحومہ

۳۔ شاندانہ شیروانی صاحبہ۔ ۴) نعمانہ شیروانی صاحبہ دختران مرحومہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہماری پھوپھی زاد بہن عطیہ بیگم بنت حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ؓ چند ماہ سے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے قاصر ہیں۔ گفتگو بھی بہت مشکل سے کرتی ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(سعیدہ احسن اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ نصرت۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ اہلیہ مکرم تاج محمد صاحب ساکن مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خلیل احمد قیصر
معرفت ماڈرن ٹیلرز گول بازار۔ ربوہ

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بقیہ صٓ

اچھالنے کا وہ تکلیف دہ سلسلہ بند ہوا جس کے نتیجے میں امہات المومنین اور رنگیلا رسول جیسی غلیظ کتب لکھی گئی تھیں چنانچہ اس کے بعد ایسی کوئی کتاب لکھنے کا واقعہ پیش نہ آیا۔

اخبار گورو گھنٹال کا تبصرہ

ہندوؤں کی اس اعلان پر جھلاہٹ فطری تھی لیکن ان کو جماعت احمدیہ سے خصوصی بغض تھا کہ یہ جماعت مسلمانوں کے حقوق کی ہر جدوجہد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک ہندو اخبار نے اس فیصلے سے پہلے ہی جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی نگاہ میں گرانے کے لئے لکھا تھا کہ:۔

"مرزائیوں کی چالاکی، ہوشیاری اور خوش قسمتی ملاحظہ ہو جو مسلمان ان کو کافر قرار دیتے ہیں ان کے ہی لیڈر مرزائی بنے ہوتے ہیں .... احمدیوں کی چالاکی پر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح انہوں نے تمام مسلمانوں کو اپنے آگے لگایا ہوا ہے اور تو اور جو مسلمان لیڈر انہیں کافر قرار دیتے تھے وہ بھی اسی وقت انہیں اپنا لیڈر تسلیم کرتے ہیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا اسلام کی بڑی خدمت قرار دیتے ہیں۔"

(اخبار گورو گھنٹال لاہور ۱۱ جولائی ۱۹۲۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم صٓ۵۹۱)

(مرتب: یوسف سہیل شوق ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور لکھیے۔ (مینجر)

ناصرات کی عہدیداران متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی اور علمی معلومات کے لئے 'رسول اللہؐ کی باتیں' اور 'پیارے اسلام کی پیاری باتیں' دو کتابچے شائع کئے ہیں۔ اوّل الذکر جناب میر محمود احمد ناصر صاحب کی تالیف ہے اور مؤخر الذکر بھی علمائے کرام کے ایک بورڈ نے ترتیب دیا ہے۔ دونوں کتابچے ان تمام ابتدائی دینی معلومات سے پُر ہیں جن کی نوعمر بچے بچیوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ان دونوں کا مطالعہ از بس ضروری ہے اس لئے آئندہ سال یعنی اکتوبر ۱۹۷۹ء سے معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں ناصرات کے نصاب میں شامل کرنے کا ارادہ ہے ناصرات کی سیکرٹریان اپنی ضرورت کے مطابق یہ کتابچے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا لیں یا ابھی سے اجتماع سالانہ پر لینے کے واسطے آرڈر بک کروا لیں مبادا کتابیں ختم ہو جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام! مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر کو ہوگا۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔!

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ

رمضان کے مبارک ایام اب قریب الاختتام ہیں۔ یہ ایام عبادات اور صدقہ وخیرات کے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدمِ استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۴ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق فطرانہ کا ۱/۴ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد، ربوہ)

سپاسِ تعزیت

میری رفیقۂ حیات مسعودہ بیگم کی المناک رحلت پر میرے بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں نے بذریعہ خطوط جس ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور دعائیں فرمائی ہیں وہ اس صدمہ کے وقت میں ہمارے لئے انتہائی تسکین کا باعث ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ مرحومہ مغفورہ کی بیماری کے دوران شفایابی کے لئے دعائیں فرماتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم بخشے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین

میرے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس ناچیز غلام کو جس خصوصی توجہ اور شفقت سے نوازا ہے میرے پاس الفاظ نہیں کہ ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اللہ کریم حضور کی صحت و عمر میں بے شمار برکت بخشے اور ہم حضور کی سرکردگی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھیں۔ آمین

بے شمار خطوط ہیں جن کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ کوشش کر رہا ہوں کہ سب کا جواب لکھوں البتہ تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

احبابِ کرام اس ناچیز کو رمضان المبارک کی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کو خادمِ دین اور خلافت کا فدائی بنائے۔ آمین

خاکسار عبد الشکور
ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ ہمارے ملکی حالات درست کرے، امن و امان کا یہاں دَور دَورہ رہے، وطنِ عزیز کی سلامتی اور استحکام پر کبھی کوئی آنچ نہ آئے اور مادی و رُوحانی ترقی کے دروازے سدا اس پر کھلے رہیں۔

اسی طرح دیگر اسلامی ملک کے حالات بھی دولت کی ریل پیل کے باوجود دگرگوں ہیں اور انہیں نت نئی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے فضل سے اسلامی ممالک کی دستگیری فرمائے ان کی جملہ مشکلات دُور فرمائے اور جو مسائل انہیں درپیش ہیں ان کے خاطر خواہ طریق پر حل ہونے کی سبیل پیدا کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں ہدایت کی راہ پر گامزن ہونے اور صحیح راہِ عمل اختیار کر کے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ پھر دُنیا کی تمام دوسری قومیں اور ان کے افراد بھی ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام دُنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے اور اس غرض کے ماتحت اُس نے تعظیم لامر اللہ کے ساتھ ساتھ ہمیں شفقت علیٰ خلق اللہ کے وصف سے بھی متصف فرمایا ہے۔

الغرض ہمارا یہ فرض ہے کہ رمضان کی عظیم الشان برکت کے طور پر ہمیں بتائید و توفیقِ الٰہی قُربِ الٰہی کی جو نعمت میسر آئی ہے اور جو دعاؤں کی قبولیت کی ضامن ہے ہم اُس کی حفاظت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں اور دُنیا ہمیں خواہ کچھ ہی سمجھے اور خواہ کچھ ہی کہے ہم سب کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے دعائیں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں۔ زمانہ کے حالات ہم سے خصوصی دعاؤں کے متقاضی ہیں اور اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ہمیں بنی نوع انسان کی دعاؤں کے ذریعہ مدد کرنے کی طرف مسلسل توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں۔

یونیورسٹی انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا میں خالی اسامیاں

(نوائے وقت مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۵)

یونیورسٹی کالج آف انجنیئرنگ ٹیکسلا میں مندرجہ ذیل عارضی آسامیاں ہیں درخواستیں ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء تک پروفیسر اے۔ وہاب خان پرنسپل کو بھیجیں۔ ڈومی سائل صرف صوبہ پنجاب۔

(۱) میڈیکل آفیسر (مرد/خاتون) عمر ۲۵ تا ۵۰ سال (۷۵۰-۱۹۰۰) علاوہ نان پریکٹسنگ الاؤنس وغیرہ (۲) آربوریکلچر اوورسیئر۔ عمر ۱۸ تا ۴۰ سال (۳۳۰/-۸۳۰/-) (۳) لیبارٹری سپروائزر۔ (ELECTRONICS) (۴۳۰/-۸۲۰) (۴) امام۔ این پی ایس ۹ (۵) اسسٹنٹس۔ این پی ایس ۱۰ (۶) سٹینو ٹائپسٹس۔ این پی ایس ۸ (۷) آٹو مکینک۔ این پی ایس ۷ (۸) جونیئر کلرک این پی ایس ۵۔ (۹) ڈسپنسر این پی ایس ۵ (۱۰) مکینک۔ این پی ایس ۵۔ نان ٹیکنیکل کی عمر ۱۸ تا ۳۵ ٹیکنیکل اسامیوں کے لئے عمر ۱۸ تا ۴۰۔ دیگر کوائف و الاؤنس، معیار تعلیم وغیرہ کے لئے تفاصیل کے لئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۱۸-۸-۷۹۔

(ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار دو بار ٹائیفائیڈ کا حملہ ہونے سے بہت کمزور ہو گیا ہے اس کے علاوہ کھانسی اور زکام بھی لاحق ہے بزرگان اور احبابِ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(محمد عبد اللہ نیئر۔ بھوانہ)

۲۔ برادرِ اکبر محترم سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب آف ٹمالس ضلع لاہور کی دونوں ٹانگیں ٹریکٹر کے نیچے آ کر زخمی ہو گئی ہیں نیز پسرم محمود احمد فرید کے بائیں بازو کی ہڈی بارش میں پھسل کر گرنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ کرام سے دونوں کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار نور احمد مرتضیٰ۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر سے متعلق ضروری ہدایات

(۱) عید کے دن نہانا۔ نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سُنّتِ نبویؐ ہے۔
(۲) عید الفطر کے دن سُنّتِ نبویؐ یہی ہے کہ انسان عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لے۔
(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔
(۴) تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز عید ادا کرنے کے لئے عیدگاہ جانا چاہیئے جو عورتیں بوجہ عذر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امام وقت کا خطبہ توجہ سے سُنیں۔
عیدگاہ میں جب تک امام نہ آئے خاموشی سے بیٹھنا اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیئے۔
(۵) عید الفطر کی دو رکعت نماز ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں۔
پہلی رکعت میں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور دوسری رکعت میں پانچویں تکبیر کے بعد باندھ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنی چاہیئے۔
(۶) نماز عید کے بعد امام جو خطبہ بیان کرے اُسے توجہ اور خاموشی سے سُننا چاہیئے کہ وہ عبادت کا حصہ ہے۔
(۷) عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا طریق یہ تھا کہ وہ بلند آواز سے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھتے جاتے تھے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا اِلٰہ اِلّا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر۔ وللہ الحمد۔

(۸) عید الفطر کے موقعہ پر نماز عید سے قبل فطرانہ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے جو ہر مرد، عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ بچوں میں نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

اساتذہ کرام و طلبہ جامعہ احمدیہ

۱۔ موسمی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ اپنے نئے سال کی تدریس کا آغاز کرنے کے لئے مورخہ یکم تبوک (یکم ستمبر) سے باقاعدہ لگ رہا ہے طلبہ کی حاضری صبح ۶-۵۰ پر ہوگی اور ۷-۰۰ بجے تدریس شروع ہو جائے گی۔ تمام طلبہ وقت پر جامعہ میں حاضر ہو جاویں۔

۲۔ اس سے قبل نئے داخل ہونے والے طلبہ کے داخلے ہوں گے۔ جملہ اساتذہ کرام مورخہ ۲۸ ظہور (اگست) صبح ۹ بجے جامعہ میں انٹرویو بورڈ کی کارروائی کے لئے تشریف لے آویں اور نئے داخل ہونے والے طلبہ بھی وکالت دیوان کے انٹرویو کے بعد جامعہ احمدیہ کے دفتر میں پہنچ کر فارم داخلہ دفتر میں جمع کروا دیں۔

۳۔ جن طلبہ کے سالانہ امتحان میں کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ ہے ان کے کمپارٹمنٹ کے امتحان ۲۷ر اگست سے شروع ہو رہے ہیں۔ ایسے طلبہ کو ذاتی خطوط کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی ہے اور اخبار میں بھی اعلان ہو چکا ہے۔ ایسے طلبہ بھی عید الفطر کے معاً بعد ربوہ پہنچ کر دفتر میں رپورٹ کریں۔

نوٹ:۔ درجہ ثالثہ کے طلبہ کے ترجمۃ القرآن کے پرچے بھی ۲۸/۸/۷۹ سے شروع ہیں۔ تمام طلبہ وقت پر پہنچ جاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ننھّے مُجاہدین!

آپ کو عید مُبارک ہو!

پیارے احمدی بچو! آپ کو یاد ہے نا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ سے عظیم الشان توقعات وابستہ فرمائی ہیں جو آپ کو دنیا کے سب بچوں سے ممتاز کر رہی ہیں۔
آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
"اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعتِ احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں"
پس آپ خوشی سے اُچھلیں اور کودیں کہ اس چھوٹی عمر میں ہی دین کی خدمت کے لئے بلائے گئے ہیں۔
ویسے تو سب بچے عید منائیں گے لیکن اُن احمدی بچوں سے بہتر کس کی عید ہو سکتی ہے جو عید کی خوشی میں اسلام کے غلبہ کی عید کو بھی یاد رکھتے ہیں اور اپنی "عیدی" میں سے کچھ اسلام کا حصہ بھی الگ کر لیتے ہیں۔ حقیقت میں عیدی اُنہی کی عیدی ہے اور عید اُنہی نونہالوں کی عید ہے۔ پس مبارک ہو اے اسلام کے ننھّے مجاہدین آپ کو! بے حد و حساب عید مبارک ہو!!

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان داخلہ

ایف اے / ایف ایس سی (پری انجینئرنگ۔ پری میڈیکل اور آرٹس) میں داخلے کیلئے درخواستیں ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار تک دفتر میں جمع کرائی جائیں۔ درخواست کے ہمراہ درج ذیل مصدقہ نقول لف کرنا ضروری ہیں۔
۱۔ پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ ۳۔ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔
سرگودھا بورڈ کے علاوہ دیگر امیدواروں کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ اور اصل سند لانا ضروری ہوگا۔
انٹرویو پر ہر امیدوار کا اپنے سرپرست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

تاریخ انٹرویو۔ سائنس گروپ	۱۹ر ستمبر بروز بدھ
آرٹس گروپ	۲۰ر ستمبر بروز جمعرات

انٹرویو صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر۔

IPL 4625

کاروباری حضرات کے لئے نادر موقعہ

تقریباً پندرہ ایکڑ رقبہ زرعی حدود کمیٹی کے اندر متصل مسجد اقصٰی ساہی وال روڈ پر رہائشی پلاٹوں میں فروخت ہونے والا نہایت موزوں فوری طور پر قابلِ فروخت ہر قسم کے نقص سے پاک۔ نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے توجہ فرماویں۔
مرزا عبد السمیع
۲۲/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے
(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴